السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غیبت کرنی توبڑاگناہ ہے ۔ مگرہم یہ نہیں سمجھے کہ غیبت کسے کہاجاتا ہے ۔ مثلاایک بھائی اپنے حقیقی بھائی یارشتہ دارکی دینی یادنیاوی غلطی اپنے کسی دوست سے بیان کرتا ہے کہ اس نے یہ کیا وہ کیا یہ کہا وہ کہا۔ ایسا ہے ویسا ہے کیایہ غیبت میں شمارہے یانہیں واقعہ بھی صحیح ہو۔ اگرغیبت ہے توکوئی صورت جوجائزہوبیان فرمائیں یامنع فرمائیں ۔تاکہ اس سے پرہیزکیاجائے ۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ میں ہے :

اول) « عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتدرون ماالغیبة قالوااللہ ورسوله اعلم قال ذکرک اخاک بمایکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی مااقول قال ان کان فیه ماتقول فقداغتبه وان لم یکن فیه ماتقول فقدبهته رواہ مسلم وفی روایة اذاقلت لاخیک مافیه فقداغتبته واذاقلت مالیس فیه فقدبهته » (مشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبة الخ)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیاکہ کیاجانتے ہوغیبت کسے کہتے ہیں ؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اوراس کارسول زیادہ جانتے ہیں ۔ فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کے متعلق تووہ بات ذکرکرے جس کووہ براسمجھے ۔ کسی نے کہا۔ اگروہ بات اس میں موجودہوفرمایا : یہی توغیبت ہے اگروہ بات جوتوکہتا ہے تیرے بھائی میں نہ ہوتویہ بہتان ہے ۔''

(دوم) « عن عائشة رضی اللہ عنہاقالت قلت للنبی صلی اللہ علیه وسلم حسبک من صفیة کذاوکذاتعنی قصیرۃ فقال لقدقلت کلمة لومزج بهاالبحر لمزجته » رواہ احمدوالترمذی وابوداوٗد (مشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبة الخ)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ، میں نے نبی ﷺ کوکہا (آپ کی بیوی) صفیہ رضی اللہ عنہا (اگرچہ شکل کی اچھی ہے مگراس) میں اتنا ہی عیب کافی ہے کہ قدکی چھوٹی ہے ۔ فرمایا (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) تونے ایسا کلمہ کہہ دیاکہ سمندرمیں ملادیاجائے تواس پرغالب آجائے ۔''

سوم) « عن ابی سلمة عن فاطمة بنت قیس ان اباعمروبن حفص طلقهاالبتة وهوغائب فارسل الیهاوکیله الشعیر فسخطته فقال واللہ مالک علینامن شیئ فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فذکرت ذلک فقال لیس لک نفقة فامرهاان تعتدفی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأۃ یغشاهااصحابی اعتدی عندابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابک فاذاحللت فاذنینی قالت فلماحللت ذکرته له ان معاویة بن ابی سفیان واباجهم خطبانی فقال امااابواالجهم فلایضع عصاہ عن عاتقه وامامعاویه فصعلوک لامال له انکی اسامة بن زیدفکرهته ثم قال انکحی اسامة فنکحته فجعل اللہ فیه خیرااواغتبطت وفی روایة عنهافاماابوجهم فرجل ضراب للنساء رواہ مسلم وفی روایة ان زوجهاطلقهاثلاثافاتت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال لانفقة لک الاان تکونی حاملاً » (مشکوۃ باب العدۃ فصل اول)

''ابوسلمہؓ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے خاوند عمروبن حفص رضی اللہ عنہ نے اس کوبتہ (فیصلہ کن) طلاق دیدی ، اوروہ غیرحاضر تھا۔ اس کے وکیل نے نفقہ کےلیے جَوبھیجے ۔ فاطمہ ناراض ہوگئی ، وکیل نے کہا، خداکی قسم !تیرا ہمارے ذمہ کوئی حق نہیں ، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا، تیرے لیے نفقہ کاکوئی حق نہیں ، پھرآپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کوام شریک کے گھرعدت بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھرفرمایاکہ ام شریک کے گھرمیرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی آمدورفت ہے توابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھرعدت بیٹھ ۔ یہ نابینا ہے توکپڑے اتارسکے گی ۔ جب تیری عدت پوری ہوجائے تومجھے اطلاع دے ۔ فاطمہ کہتی ہے جب میری عدت پوری ہوگئی تومیں نے آپ ﷺ کے پاس ذکرکیاکہ معاویہ بن ابی سفیان اورابوجہم رضی اللہ عنہ نے نکاح کی خواہش کی ہے ۔ فرمایاابوجہم رضی اللہ عنہ تواپنی لاٹھی کندھے سے نہیں رکھتااورمعاویہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اس کے پاس مال نہیں تواسامہ بن زیدرضی اللہ عنہ سے نکاح کرلے میں نے اس کومکروہ جانا۔ آپ ﷺ نے پھرفرمایا، اسامہ سے نکاح کرلے ۔ میں نے اسامہ سے نکاح کرلیا۔ خدانے اس میں برکت کردی اورمیں رشک کے قابل ہوگئی ۔ اورایک روایت میں ہے ۔ ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کوبہت مارتا ہے اس کومسلم نے روایت کیا۔ اورایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے اس کوتین طلاقیں دے دیں ۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تیرے لیے نفقہ کاکوئی حق نہیں ۔ مگراس صورت میں کہ حاملہ ہوتی ۔''

ان تین احادیث سے غیبت کاحال واضح ہوگیا۔ پہلی حدیث غیبت کی حقیقت کوبیان کرتی ہے کہ جوعیب کسی میں ہواس کاذکرغیبت ہے اورجوعیب موجودنہ ہواس کاذکربہتان ہے ۔ دوسری حدیث سے معلوم ہواکہ پیدائشی عیب کاذکربھی اسی حکم میں ہے تیسری حدیث سے معلوم ہواکہ بعض صورتوں میں عیب کاذکرغیبت نہیں ۔ بلکہ شرعا اس کاذکرضروری ہے مثلاکسی کوصلاح مشورہ دینا ہوجیسے رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس رضی اللہ عنہ کومشورہ دیتے ہوئے فرمایاکہ ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کومارتابہت ہے اورمعاویہ رضی اللہ عنہ فقیرہے اس کے پاس کچھ نہیں اوراسی قسم سے روایوں کے حالات ہیں ۔ یعنی جن روایوں کی معرفت احادیث نبویہ ﷺ اورآثارسلف ہم تک پہنچے ہیں ۔ محدثین نے ان حالات میں کتابیں لکھی ہیں اورجوکسی میں عیب تھا بیان کردیا۔ یہ دین کی حفاظت کےلیے اورہماری خیرخواہی کےلیے ۔ ورنہ ہمیں دین کاپتہ لگانا مشکل ہوجاتا۔ اور اہل بدعت کی تردیداورکسی کے غلط مسائل کاتذکرہ بہ نیت حفاظت دین بھی اسی قسم سے ہے ۔ اسی طرح مظلوم کواجازت ہے کہ اپنی دادرسی کےلیے ظالم کے عیب بیان کرے اوراگرکوئی شخص دوسرے کے پاس اس نیت سے کسی کاعیب ذکرکرے کہ یہ اس کونصیحت کرے تاکہ وہ اس برائی سے بازآجائے اوراس کوامید ہوکہ اس کی نصیحت اس کومفید ہوگی تویہ بھی غیبت میں داخل نہیں ۔ خلاصہ یہ کہ عیب والے کی یادوسرے کی خیرخواہی کی نیت ہوتواس صورت میں عیب کاذکرغیبت نہیں ورنہ غیبت ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص165

محدث فتویٰ